رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ — قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵ | مورخہ ۱۹ محرم ۱۳۵۶ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲ اپریل ۱۹۳۷ء | نمبر ۷۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وُہ دِن نزدیک ہیں جب سچائی کا آفتاب مغرب سے چڑھیگا

"وُہ دن نزدیک آتے ہیں۔ کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے۔ اور وُہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں۔ اور نور سے نہیں۔ بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی۔ مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وُہ نہ ٹوٹے گا۔ نہ کُند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وُہ وقت قریب ہے۔ کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے۔ اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ مُلکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفّارہ باقی رہے گا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خُدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے۔ اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد رُوحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اُتارنے سے"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۸)

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے اور سر میں درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

میاں محمد احمد خان صاحب ابن حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے ہاں لڑکا تولد ہونے کی خوشی میں آج دفاتر صدر انجمن احمدیہ بند رہے۔

آج تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سالانہ امتحانات کے نتائج کا اعلان کیا گیا۔

افسوس۔ عنایت بیگم صاحبہ زوجہ مرزا محمد حسین صاحب متوطن نگر کڑی ضلع گجرانوالہ بعمر ۳۵ سال وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے ہاں پوتے کی ولادت

قادیان ۳۱ مارچ۔ یہ خبر نہائت ہی مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ گزشتہ رات کو گیارہ بج کر پانچ منٹ پر حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کے صاحبزادہ میاں محمد احمد خان صاحب کے ہاں خدا تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا۔ الحمدللہ۔

اس مبارک تقریب پر ہم خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت نواب صاحب کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ مولود مسعود حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا پوتا۔ احباب کرام دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ گلستان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام کے اس گل نوشگفتہ کی خوشبو دنیا کے کناروں تک پہونچائے۔ اور دین کا شاندار خادم بنائے۔ آمین

خدا تعالیٰ کے فضل سے زچہ اور بچہ کی صحت اچھی ہے۔

یوم التبلیغ ۴ اپریل ۱۹۳۷ء کو منایا جائے

غیر مسلم اقوام میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے امسال یوم التبلیغ ۴ اپریل ۱۹۳۷ء بروز اتوار منایا جائے گا۔ ہر احمدی مرد و عورت بچے بوڑھے اور جوان کا فرض ہے۔ کہ اس دن جہاں تک ہو سکے۔ غیر مسلموں کو دعوتِ اسلام دے۔ اور اس فرض کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ایک قابل گریجوایٹ کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ایک اہم ادارہ میں ایک تجربہ کار اچھی صحت کے ایک گریجوایٹ کی ضرورت ہے۔ جو دفتری انتظام سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اور انگریزی میں بے تکلف گفتگو اور ڈرافٹس کر سکتے ہوں۔ معاوضہ معقول دیا جائے گا۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی مصدقہ بہت جلد پہونچنی ضروری ہیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

تحریک جدید کا چندہ دوست جلد سے جلد ادا کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

بعض نہائت اہم ضروریات کی وجہ سے اور تحریک جدید کی جائداد خریدنے کی وجہ سے تحریک جدید کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ اور کام کے رکنے کا احتمال ہے۔ ابھی گزشتہ دو سالوں کا بھی پچیس ہزار کے قریب روپیہ دوستوں کے ذمہ باقی ہے۔ جس کی نہ معافی انہوں نے لی ہے۔ اور نہ ادا کیا ہے۔ اس سال کی آمد بہت ہی کم ہے۔ تین ماہ میں صرف بیس ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے۔ حالانکہ چالیس ہزار سے اوپر آچکنا چاہیئے تھا۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی مالی بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ اور اس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر معمولی قربانی کی ضرورت ہے۔ پس ہر جگہ کی جماعتوں کو چاہیئے خاص زور دے کر چندۂ تحریک کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور زائد کارکن جو کام کر کے چندہ کے علاوہ ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کر کے وصولی کے کام کو وسعت دیں اس وصولی کا اثر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ حقیقی قربانی اور ایثار سے کام لے کر سارے بوجھ جماعت کو اٹھانے چاہئیں۔ تا اللہ تعالیٰ کی نصرتیں اور اس کے فضل نازل ہوں۔ اور اسلام کی کشتی منجدھار سے نکل کر اپنی منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار

میرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ محرم ۱۳۵۶ھ

سرحدی ہندوؤں کے اغوا کے افسانے

اسمبلی میں کانگرس پارٹی نے جب حسبِ معمول آزاد سرحدی علاقہ میں حکومت انگریزی کے اقدام کی پالسی کے خلاف مذمت کی قرارداد پیش کی تو حکومت نے ایسا جواب دیا جس سے تحریکِ مذمت تو ناکام ہو ہی گئی۔ لیکن جیسا کہ ہم نے ایک گذشتہ پرچہ میں لکھا ہے۔ ہندوؤں کو سرحدی مسلمانوں کے خلاف شور مچانے کا بھی ایک اور موقعہ ہاتھ آگیا:۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ اور ثابت شدہ حقیقت کہ مسلمانانِ سرحد کو بے دست و پا بنانے کے لئے بڑے چھوٹے اکثر ہندو مختلف رنگوں میں جد و جہد کر رہے ہیں۔ ایک خاص طبقہ کے ہندوؤں نے اپنے خاص ذرائع سے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ وہ صوبہ جہاں مسلمانوں کی آبادی تمام صوبوں کی نسبت سے بہت زیادہ ہے۔ وہاں وہ افتراق اور انشقاق کا نہایت بُری طرح شکار ہو چکے ہیں اور ایک دوسرے کی جڑیں کاٹنے میں مصروف ہیں۔ پنجاب اور بنگال میں تو جہاں مسلمانوں کی آبادی کو نہایت قلیل اکثریت حاصل ہے۔ آئین نو کے ماتحت مسلمان لیڈروں کو وزارت مرتب کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئی۔ لیکن صوبہ سرحد جسے دوسرے معنوں میں اسلامی صوبہ کہا جا سکتا ہے وہاں وزارت ترتیب دینے میں جو مشکلات پیش آئیں۔ وہ ظاہر ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو مسلمانانِ سرحد کے لیڈر اور نمائندے کہلاتے ہیں۔ وہ کس طرح دوسروں کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔ اور کیونکر اسلامی حقوق اور مفادات کو نقصان پہونچا رہے ہیں:۔

یہ ان ہندوؤں کا کارنامہ ہے۔ جنہوں نے مسلمانانِ سرحد کے لئے ہم رنگ زمین جال بچھا رکھا ہے۔ اور جو ان کے خیر خواہ اور ہمدرد بن کر انہیں تباہی کی طرف لئے جا رہے ہیں۔ ان کے علاوہ پنڈت مالویہ بھائی پرمانند اور ڈاکٹر مونجے ایسے مسلمہ ہندو لیڈر بارہا سرحدی غنڈوں کا خطرہ پیش کر کے کہہ چکے ہیں۔ کہ جب تک اس کا کلیۃً خاتمہ نہ کر دیا جائے گا۔ انہیں چین نہ آئے گا۔ اس کے لئے وہ نہ صرف حکومت سے مطالبہ کرتے چلے آئے ہیں۔ بلکہ عام ہندوؤں کے قلوب میں بھی ہر ممکن طریق سے زہر بھرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں:۔

ان حالات میں جب ہندوؤں کو یہ بتایا جائے۔ کہ سرحدی مسلمان مسلمانانِ پنجاب کی خاطر مسجد شہید گنج کی واپسی۔ اور ایک اغوا شدہ ہندو لڑکی کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے شورش برپا کر رہے ہیں۔ تو کیوں ہندو یک زبان ہو کر یہ نہ کہیں۔ کہ ایسے لوگوں کو ایک پل کی بھی مہلت نہیں دینی چاہیئے۔ اور یکدم حرفِ غلط کی طرح مٹا دینا چاہیئے۔ چنانچہ ہندو اخبارات یہی کہہ رہے ہیں۔ اور اسے اور زیادہ موثر بنانے کے لئے مسلسل کئی دنوں سے اس قسم کے افسانے تصنیف کر رہے ہیں۔ کہ آزاد علاقہ کے مسلمان سرکاری علاقہ میں چھاپے مار رہے۔ اور ہندو مردوں کو اغوا کر کے لے جا رہے ہیں۔ اس قسم کی افواہوں کی نہ تو سرکاری طور پر تصدیق ہوئی ہے اور نہ یہ بات عقل و فکر میں آ سکتی ہے۔ کہ فاقہ مست اور مفلس آزاد سرحدی مسلمانوں کو اس بات کی کیا ضرورت ہے۔ کہ اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر سرکاری علاقہ میں آئیں۔ اور ایک آدھ ہندو مرد کو ساتھ لے کر واپس چلے جائیں۔ کیا سرحدی علاقہ کے ہندوؤں کے ہاں سوائے مردوں کے اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو سرحدی لٹیروں کے ہاتھ لگ سکے۔ یا وہ ہندو مردوں کو اس قدر قیمتی اور اتنا مفید سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے مقابلہ میں اور کسی چیز کو وہ ترجیح نہیں دیتے:۔

غرض یہ ایک حیرت انگیز معمہ ہے مگر اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ ہندو اخبارات سرحدی مسلمانوں کے خلاف آگ برسا رہے ہیں اور تمام ہندوؤں میں آگ لگا رہے ہیں ایک دو اخبارات کے چند فقرات ملاحظہ ہوں۔ "ملاپ" لکھتا ہے:۔

"برطانیہ کے ساتھ مل کر کام کرنا ہندوؤں کے لئے درست نہیں ہے۔ کسی کو غلام بنانے کی کوشش کرنا پاپ ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حسبِ ضرورت ہندو پاپ بھی کر لیں گے۔ اور آزاد سرحدات کی آزادی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ان کی اس شوریدہ سری کو کچل کر رکھ دیا جائے گا"

"پرتاپ" لکھتا ہے:۔

"پچھلے کچھ دنوں سے سرحدی علاقہ کے ہندوؤں کے اغوا کی تشویشناک خبریں آ رہی ہیں۔ کیا گورنمنٹ اس حالت میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی رہے۔ اگر وہ بیٹھی رہے۔ تو میں سب سے پہلا شخص ہوں گا۔ جو اس پر یہ الزام لگاؤں گا کہ وہ اپنے فرض کو پورا نہیں کر رہی"

"گورنمنٹ ہند کا یہ حق ہی نہیں۔ بلکہ فرض ہو جائے گا۔ کہ وہ انہیں سزا دے کر ایسا سبق سکھائے کہ وہ ہندوستان کی طرف متوجہ نہ کریں":۔

حکومت انگریزی اپنے اغراض و مقاصد کی خاطر جو مناسب سمجھتی ہے۔ کرتی ہے اس پر ہندوؤں کے اس واویلا کا کوئی اثر ہو یا نہ ہو۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ ہندوستان کے ہندو و مسلمانوں کے تعلقات کے نہایت خراب ہو جانے کا سخت اندیشہ ہے۔ اور یہ ہندوستان کی بدقسمتی کی نہایت ہی افسوسناک علامت ہے:۔

مسلمان حکومتوں کا اتحاد۔ اور ہندو

ہندو اخبارات نے عام ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف مشتعل کرنے کے لئے "پان اسلامک تحریک" کے نام کا تو مدت سے ایک ابوالہول قائم کر رکھا ہے۔ اب انہیں ایک اور شوشہ ہاتھ آ گیا ہے۔ اور وہ بعض اسلامی ممالک کا معاہدۂ مودت ہے۔ چنانچہ وہ اس معاہدہ کو "پان عرب ازم" کے نام سے موسوم کر کے "ہندوؤں کے لئے خطرہ" کی رٹ لگا رہے ہیں۔ حال میں بعض اسلامی حکومتوں کے درمیان جو معاہدۂ مودت ہوا۔ وہ یورپ کی موجودہ خطرناک سیاسی صورتِ حالات کے پیش نظر ان ممالک کی دور اندیشی اور عاقبت بینی کا قدرتی نتیجہ تھا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اسلامی ممالک کے اس اتحاد کا مقصد بیرونی حملہ آور کے مقابلہ میں ایک دوسرے کی امداد کرنا ہے۔ لیکن "ملاپ" کو اس معاہدہ میں بھی ہندوؤں کے لئے خطرات نظر آ رہے ہیں۔ چنانچہ اس نے اپنی ۲۹ مارچ کی اشاعت میں ایک مضمون حسب ذیل عنوانات کے ماتحت شائع کیا ہے:۔

(۱) "آٹھ اسلامی حکومتوں کا پان عرب ازم" (۲) "ہندوؤں کے لئے خطرہ"

اس خطرہ کی جو تشریح کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ "یہ ساری اسلامی حکومتیں باہمی دوستی کے معاہدے طے کر چکی ہیں۔ اور یہ معاہدے دراصل ایک ہمہ گیر اسلامی تحریک کا نتیجہ ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ عیسائی حکومتیں آپس میں معاہدے کریں۔ تو ہندو اپنے آپ کو بالکل محفوظ سمجھتے ہیں۔ وہ دن رات سامان جنگ تیار کرنے اور آلات حرب بنانے میں مصروف ہیں۔ تو ہندو کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتے حتٰے کہ عیسائی حکومتیں ملکوں کے تختے الٹ کر رکھ دیں۔ تو بھی بے خوف و خطر رہتے ہیں۔ لیکن اگر ان کے کان میں یہ بھنک پڑ جائے۔ کہ ستم رسیدہ اور ظلم کشیدہ بیچاری اسلامی حکومتیں آپس میں دوستانہ تعلقات پیدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب نے مسئلہ کفر و اسلام میں کس قدر رنگ بدلے

(۱) مولوی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں
"ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسرے لوگوں کی طرح یہ تنگدلی نہیں دکھائی۔ کہ وہ کسی کی کسی خوبی کو بھی تسلیم نہ کرتے۔ بلکہ ان کو یہاں تک اجازت دی۔ کہ تم اپنے اپنے مذہب پر ہی رہ کر الہیٰ تعلیم پر عمل درآمد کرو" (نکات القرآن حصہ اول صفحہ ۵۹ نوٹ ۱۳۷)

ایسی اجازت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کبھی نہیں دی۔ یہ مولوی صاحب کا افترا ہے۔ جس سے یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ مولوی صاحب کسی کا اسلام میں داخل ہونا ضروری نہیں سمجھتے۔ اور اسلام کی تبلیغ کرنا ان کے نزدیک تنگ دلی ہے۔

(۲) ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص ہمیں سلام کہدے۔ تو اس کے مسلمان ہونے پر ہمیں یقین کر لینا چاہیئے۔ اور پھر ہمیں کوئی حق نہیں کہ اس کے عقائد کے متعلق تحقیق کریں۔ کہ کس مذہب یا عقیدہ کا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں :-

"قرآن کریم نے اسلام کے نشان کو اس قدر بین رکھا ہے۔ کہ جو شخص تمہیں "اسلام علیکم" کہہ کر خطاب کرتا ہے۔ اسے بھی تم کافر نہیں کہہ سکتے۔ ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مؤمنا گویا ہمیں کوئی حق نہیں۔ کہ اسکے اعمال کی پڑتال کریں۔ کہ اس کا فلاں عمل خلافِ اسلام ہے۔ یا اس کے عقائد کے بال کی کھال اتاریں۔ کہ اس کے فلاں عقیدہ سے کفر لازم آتا ہے۔"
(تحریک احمدیت صفحہ ۲۰۶۔ ۲۰۷)

لیکن مولوی صاحب خود ہی اس اصل کو باطل ٹھہرا چکے ہیں۔

(۳) اس سے آگے بڑھ کر مولوی صاحب نے لکھا۔ "اس مسئلہ میں کہ اسلام اور کفر کے حدود کیا ہیں۔ جہاں ایک طرف ایسی آیات ہیں۔ جیسے فرماتا ہے۔ قل اللہ ثم ذرھم یعنے اللہ منوا کر ان کو چھوڑ دو۔ اور پھر فرماتا ہے کہ لولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد میں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ دوسرے مذاہب کی عبادتگاہوں کو بھی قائم رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ پھر ایک آئت ہے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون یعنے ان کو مومن بھی کہتا ہے۔ اور مشرک بھی۔ پھر احادیث میں بعض حدیثیں تو ایسی ہیں۔ جیسے من قال لا الہ الا اللہ فقد دخل الجنۃ۔ یعنے جو لا الہ الا اللہ کہدے وہ بہشت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور ایک حدیث اس کے ہم معنے یہ بھی ہے۔ کہ من کان اٰخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہ مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص دل سے اشھد ان لا الہ الا اللہ کہدے تو وہ مومن ہو جاتا ہے۔ چاہے پھر اس سے شرک کفر یا ظلم سرزد ہو۔

اس کے بالمقابل قرآنمجید میں ایک جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذالک سبیلا جس سے معلوم ہوا کہ کسی رسول کا انکار کافر بنا دیتا ہے.....

ان دو قسم کے امور میں جو ایک ظاہر تخالف نظر آتا ہے۔ وہ درحقیقت الفاظ کے معانی میں وسعت کے اصول کو مدنظر نہ رکھنے سے پیدا ہوتا ہے.... اسلام مان لینے کا نام ہے۔ اور کفر انکار کا نام ہے۔ اسلام کی بڑی اور آخری حد بندی توحید الہیٰ ہے۔ پس جو شخص توحید الہیٰ کا قائل ہوتا ہے وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ مگر سب لوگ جو اسلام میں داخل ہوتے ہیں وہ یکساں نہیں۔"
(ٹریکٹ مسئلہ کفر و اسلام صفحہ ۲ تا ۳)

گویا ایک ایسا شخص جو توحیدِ الہیٰ کا قائل ہو۔ وہ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی نہ مانے۔ تو دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔

(۴) مگر ایک اور جگہ اس کے خلاف یوں رقمطراز ہیں :-

"رسول پر ایمان کو اللہ تعالےٰ نے اصولِ ایمان میں داخل کیا ہے۔ اور جو شخص کسی رسول کا منکر ہے وہ پکا کافر ہے مگر ایک مسلمان جب خاتم النبیین پر ایمان لاتا ہے۔ تو درحقیقت دنیا کے سارے رسولوں کو مان لیتا ہے۔ البتہ چونکہ بعض رسولوں کے نام تصریح کے ساتھ قرآن شریف میں مذکور ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کا انکار انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔" (النبوۃ فی الاسلام ایڈیشن دوم صفحہ ۵۸)

(۵) اس بارے میں ایک اور پلٹا کھایا چنانچہ لکھا۔
"مجدد مامور ہوتا ہے" (النبوۃ فی الاسلام ایڈیشن دوم صفحہ ۱۰۲)

"جب اللہ تعالےٰ ایک شخص کو مامور فرماتا ہے۔ تو اس کا ماننا خدا تعالےٰ کے ایک حکم کا ماننا ہے۔ اور اس کا انکار خدا تعالےٰ کے ایک حکم کا انکار ہے۔"
(تحریک احمدیت صفحہ ۹۵)

اور یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ خدا تعالےٰ کے کسی حکم کا انکار کفر ہوتا ہے چنانچہ خود مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

"کفر یا حقیقی انکار تو یہی ہے۔ کہ کوئی حکم اللہ تعالےٰ کی طرف سے آئے۔ اس کو نہ مانا جائے۔ چاہے خود نبی کا انکار یہ معنے رکھتا ہے...... کیونکہ اس کے انکار سے کسی حکم الہیٰ کا انکار لازم آتا ہے۔" (ردِ تکفیر اہلِ قبلہ ایڈیشن اول صفحہ ۲۸)

پس چونکہ مجدد کا انکار خدا تعالےٰ کے ایک حکم کا انکار ہے۔ اس لئے مولوی صاحب کے نزدیک اس کا منکر بھی کافر ہوا۔

(۶) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لکھتے ہیں۔

"آخر پر ہم طالبانِ حق کو یہ خوشخبری سناتے ہیں۔ کہ ایک ایسا نشان تھا (مسیح موعودؑ) اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں بھی مبعوث فرمایا ہے۔ جیسا کہ اس کا قدیم سے وعدہ تھا۔ ہاں اس کے پیچھے لگ کر جو دنیا میں مسیح موعود ہو کر ظاہر ہوا ہے۔ ہم اس کامل اور یقینی ایمان کو پھر حاصل کر سکتے ہیں۔ جو ہمارے دلوں کو اللہ تعالےٰ کی ہستی کے یقین کے ساتھ بھر دے۔ اسی کی پیروی سے اس وقت دنیا گناہوں سے نجات پا سکتی ہے۔ کیونکہ وہ خدا کے وجود کا پتہ دیتا ہے۔ پس ہمارا آخری جواب اس سوال کا کہ آیا ہم ایمان رکھتے ہیں یہ ہے۔ کہ ہم اسی وقت ایمان کا دعوےٰ کر سکتے ہیں۔ جبکہ ہم ان آسمانی نشانوں کو دیکھ کر جو اللہ تعالےٰ نے اپنے مامور کی وساطت سے اس زمانہ میں ظاہر فرمائے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی ہستی پر کامل یقین رکھتے۔ اگر یہ نہیں تو پھر ہمارا ایمان ہمارے مونہہ کی ایک بات ہے۔ جو محض لاف ہی لاف ہے اور جس کی اصلیت کچھ نہیں۔"
(ریویو جلد ۳ نمبر ۱)

ثابت ہوا۔ کہ جو شخص مسیح موعود کو نہیں مانتا۔ اس کا ایمان محض لاف ہی لاف ہے۔ جس کی اصلیت کچھ نہیں۔ بالفاظ دیگر وہ مسلمان نہیں۔

(۷) مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

"واقعی کس قدر عبرتناک سزا ہے۔ کہ ایک شخص باوجود لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اقرار کے باوجود نماز روزہ کی پابندی کے باوجود مونہہ سے قرآن کی حکومت کو قبول کرنے کے مسلم نہیں رہتا۔ بلکہ کافر ہو جاتا ہے کیوں؟ اس لئے کہ اس نے اپنے بھائی کو کافر کہا۔" (ردِ تکفیر اہلِ قبلہ ایڈیشن اول صفحہ ۱)

(۸) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر کرنے والوں کے متعلق فرمایا :-

"ایسا شخص جو آپ کو کافر یا کاذب یا دجال کہتا ہے۔ وہ تو ضرور فتوٰی حدیث کے ماتحت خود کفر کے نیچے آجاتا ہے لیکن ایسا کہنے والوں یا سمجھنے والوں کے علاوہ جو لوگ ایسے ہیں۔ کہ انہوں نے دعوے کو قبول نہیں کیا۔ یا ابھی بیعت نہیں کی۔ وہ محض انکارِ دعوے سے کافر نہیں ہو جاتے" (ردِ تکفیر اہلِ قبلہ ایڈیشن اول صفحہ ۲۸)

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کافر کاذب یا دجال کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔

۹ - مگر جب دیکھا۔ کہ یہ فتوے ان کے مفاد کے خلاف ہے۔ تو اسے یوں بدل دیا۔

"مسلمانوں کی عام جماعت کو واجب ہے۔ کہ مسلمانوں کو کافر کہنے والوں کو یہ سزا دیں کہ اسے اپنے حلقۂ اخوت میں شامل نہ سمجھیں۔ اور اس سے مقاطعہ اختیار کریں۔ ورنہ حقیقۃً وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا" (ردِ تکفیر اہلِ قبلہ مطبوعہ ۱۹۲۶ء صفحہ ۵۵)

۱۰ - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکفیر کرنے والوں کے متعلق جو فتوے صادر فرمایا تھا۔ اسے بھی منسوخ کر دیا چنانچہ لکھا۔

"میں ہر ایک کلمہ گو کو جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہے مسلمان سمجھتا ہوں۔ ہاں جو لوگ کسی مسلمان کو کافر قرار دیں۔ ان پر بروئے حدیث یہ سزا وارد ہوتی ہے۔ کہ وہ کفر الٹ کر ان پر پڑتا ہے۔ لہٰذا میں ایسے لوگوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا۔ لیکن ان کو دائرہ اسلام سے خارج بھی قرار نہیں دیتا۔ خواہ وہ مولوی اور مفتی ہوں جنہوں نے حضرت مرزا صاحب کو کافر کہا" (پیغام صلح جلد ۲۴، صفحہ ۲۳)

اس عبارت میں یہ امر قابل غور ہے۔ کہ مولوی صاحب مسلمان کو کافر کہنے والے کے متعلق ایک طرف تو یہ لکھتے ہیں۔ کہ کفر اس پر الٹ پڑتا ہے۔ یعنی وہ خود کافر ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھتے ہیں کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا" اینچہ بوالعجبی است۔ فی الحال میں ان دس حوالجات پر اکتفا کرتا ہوں۔ مولوی صاحب اپنی ان تحریرات پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔ اور دیگر اہل دانش بھی دیکھیں۔ مولوی صاحب نے اس مسئلہ کے متعلق کس ... رنگ ...

ایک اہم واقعہ کے متعلق شہادتِ حقّہ کا اظہار

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا بیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیل میں جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا تاریخ احمدیت کے ایک اہم واقعہ کے متعلق بیان درج کرتے ہوئے ناظرین سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ شیخ صاحب موصوف کی صحت و عافیت کے لئے خاص طور پر دُعا کریں۔ محترم شیخ صاحب جماعت احمدیہ کے لئے ایک قیمتی اور قابلِ قدر وجود ہیں۔ اور ان کی خدمات نہایت ہی شاندار ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کو دیر تک سلامت رکھے۔ کاش وہ دارالامان میں آجائیں۔ اور نئی پود میں احمدیت کے لئے جوش اور ایثار کی وہ رُوح پیدا کرنے میں حصہ لیں۔ جو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاصل ہوئی۔ (ایڈیٹر)

میں کچھ عرصہ سے اختلاجِ قلب اور دماغی ضعف کے دوران کا شکار ہو رہا ہوں۔ اور باوجود بعض ضروری امور پر لکھنے کے جوش کے ہمت نہیں پاتا۔ لیکن آج ۲۳ مارچ ۱۹۳۷ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک خطبۂ نکاح ۱۲ مارچ ۱۹۳۷ء کے "الفضل" میں پڑھا۔ اور میں باوجود ناتوانی کے قوت محسوس کرنے لگا۔ کہ اس شہادتِ حقہ کو فوراً ادا کرنا چاہیئے۔ جس کا ذکر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے میری روایت سے کیا ہے۔ میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یہ واقعہ بالکل درست ہے۔ اور اس قسم کے امور نے ہی میرے ایمان کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق بڑھایا۔ بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں۔ کہ آپ کی ہر بات میں میں نے اللہ تعالےٰ کی رضا اور امر الٰہی کی عظمت کو مشاہدہ کیا ؛

اس واقعہ کی تفصیلات دلچسپ ہیں اس لئے میں انہیں بیان کرتا ہوں۔ یہ واقعہ ۱۹۱۱ء کی ششماہی اوّل کا ہے جناب مولوی سید محمد احسن صاحب مرحوم بھی قادیان میں تھے۔ خواجہ صاحب مرحوم لاہور سے تشریف لائے۔ اور اپنے خیال میں ایک بہت بڑی سکیم لے کر آئے انہوں نے پہلے مجھ سے گفتگو کرنا پسند نہ کیا۔ اس لئے کہ وہ جانتے تھے۔ میں آزاد طبیعت کا انسان ہوں۔ انہوں نے مولوی سید محمد احسن صاحب سے جو صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب مرحوم و مغفور کے مکان میں فروکش تھے۔ گفتگو کی۔ اور وہ چاہتے تھے۔ کہ مولوی صاحب موصوف صلح کے پیغامبر ہو کر حضرت کی خدمت میں جائیں۔ انہوں نے بخیال خویش مولوی صاحب کو اس لئے منتخب کیا۔ کہ ان کی پیرانہ سالی اور عظمت کی وجہ سے معاملہ بآسانی طے ہو جائے گا لیکن حضرت سید صاحب ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی عظمت کے بے انتہا قائل تھے۔ انہوں نے اپنے خطبات میں اس مقام بلند کا ذکر کیا تھا۔ اور ہمیشہ اپنی مجلسوں میں یہ ذکر کرتے تھے کہ یہ عظیم الشان انسان ہے۔ بلکہ بعض اوقات وہ کہتے۔ کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جلالی شان کا مظہر ہے۔ خواجہ صاحب کی تقریر اور تجویز کو تو مولوی صاحب نے پسند کیا۔ لیکن قاصدِ صلح ہو کر جانے سے محض اس لئے انکار کیا۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کا مقام ارفع ہے اور مجھے ہمت نہیں پڑتی۔ کہ کچھ جا کر عرض کروں۔ بہتر ہو گا شیخ یعقوب علی سے کام لیا جائے۔ خواجہ صاحب نے اپنے شبہات کا اظہار کیا۔ کہ وہ تو ہمارے ساتھ اختلاف رکھتا ہے۔ اور تیز آدمی ہے۔ معلوم نہیں اس مفید تجویز کو کس رنگ میں پیش کرے۔ لیکن مولوی صاحب نے ان کو یقین دلایا۔ کہ آپ کا خیال صحیح نہیں۔ میں ان کو بلاتا ہوں۔ آپ ان سے گفتگو کریں۔ چنانچہ میں بلایا گیا۔

اور حضرت سید صاحب نے تمہیداً خواجہ صاحب کے اخلاص اور ان کی خدمت گزاریوں کا ذکر کیا۔ پھر میری تعریف و توصیف میں بھی چند کلمات ارشاد فرمائے۔ اور بعد میں فرمایا۔ کہ خواجہ صاحب چاہتے ہیں۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب سے جو اختلافات ہیں وہ صلح کے ساتھ تبدیل ہو جائیں۔ اس پیغام صلح کے لئے میں آپ کو اہل سمجھتا ہوں۔ اور خواجہ صاحب بھی اتفاق کرتے ہیں۔ آپ خواجہ صاحب سے تفصیلی گفتگو کر کے اس کام کو سر انجام دیں۔ یہ بڑے ثواب کا موجب ہے ؛

میں نہیں سمجھتا۔ سلسلہ کا کوئی فرد اختلافات کے مٹانے کا شوقین نہ ہو میں نے اس کو نفس الحقیقت بڑی خدمت اور خوش قسمتی سمجھا۔ خواجہ صاحب نے مجھے کہا۔ کہ چلو مقبرہ بہشتی میں چل کر گفتگو کریں گے۔ چنانچہ ہم دونوں باغ میں چلے گئے۔ راستہ میں اولاً خواجہ صاحب نے قرآن مجید کے بعض نکات پر گفتگو شروع کی۔ جو ان کے ذہن میں تازہ بتازہ آئے تھے۔ منجملہ ان کے کہا۔ کہ فطرتِ انسانی ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ اس سے بعض کمزوریاں سرزد ہو جاتی ہیں۔ مثلاً انسان سے کبھی کبھار کوئی معمولی اور چھوٹی سی چوری ہو جاتی ہے۔ اگر ہر چوری پر ہاتھ کاٹا جاتا تو شاید سختی ہوتی۔ اس لئے قرآن مجید نے السارق کہہ کر ال سے اس کی کثرت اور عادی چور کی تصریح کر دی اس مضمون کو انہوں نے بڑی تفصیل سے بیان کیا۔ میں نے کہا۔ خواجہ صاحب یہ آپ کی ذوقی بات ہے۔ میں اس کو تسلیم نہیں کرتا۔ اس لئے کہ اس سے ہر کمزور انسان ایک حیلہ پیدا کر کے یہ سمجھ لے گا۔ کہ ابھی اس مقام سزا تک میری بد افعالی نہیں پہنچی۔ ایک بدکار کہہ سکتا ہے۔ کہ الزانی جب تک اپنی زناکاری میں بدنام نہ ہو جائے اس وقت تک سزا سے محفوظ ہے وغیرہ ؛

میرے اس اعتراض پر خواجہ صاحب نے کہا تمہیں اعتراض کرنے کی عادت ہو گئی ہے۔ بہر حال اس قسم کی باتوں کے بعد انہوں نے پھر جدید تمہید اپنی تجویز کے لئے شروع کی۔ انہیں یہ معلوم تھا۔ کہ میں اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کو ایمان کا جزو سمجھتا ہوں اس لئے انہوں نے یہاں سے آغاز کیا۔ کہ ہم لوگ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زندگی بھر خادم رہے۔ اور اب بھی آپ کے اہل بیت اور ذریت کے غلام ہیں۔ بدقسمتی سے بعض لوگوں کی وجہ سے غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ اس پر مجھے ذرا غصہ آیا۔ کہ وہ کونسے لوگ ہیں اور غلط فہمی کیونکر ہو سکتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے ان کو فہم سلیم دیا ہے۔ اس پر خواجہ صاحب نے اسلوب بیان بدل کر کہا۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کسی نہ کسی وجہ سے بعض اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ یہ اختلاف باقی رہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب تو ہمارے مرشد و آقا کے صاحبزادے ہیں۔ ہم ان کی مخالفت نہیں کر سکتے۔ ہم ہر طرح معذرت کو تیار ہیں بہتر ہے۔ کہ باہم مصالحت ہو جائے تمہارے لئے یہ بڑی خوش قسمتی ہو گی۔ کہ یہ صلح تمہارے ذریعہ سے ہو جائے۔ میں فی الحقیقت اپنے آپ کو بڑا خوش قسمت سمجھتا تھا۔ میں نے کہا۔ کہ اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے۔ یہ نہائت ہی مبارک اقدام ہے۔ میں بڑی خوشی سے اس کے لئے حضرت کی خدمت میں جا کر عرض کرنے کو تیار ہوں۔ چنانچہ ہم واپس آئے۔ اور خواجہ صاحب بہت خوش تھے۔ کہ انہوں نے مجھے اس مقصد کے لئے آمادہ کر لیا۔ یہ عصر کی نماز کے بعد کی کارروائی ہے۔ موسم گرما تھا دن لمبے تھے۔ چنانچہ خواجہ صاحب سیدھے مولوی صاحب (سید محمد احسن صاحب) کے پاس گئے۔ اور میں حضرت کی خدمت میں پہونچا۔ اور دستک دی۔ جس دروازہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لایا کرتے تھے۔ اسی دروازہ سے آپ تشریف لائے۔ اور ٹھیک اسی انداز سے کھڑے ہوئے میں نے یہ واقعہ بیان کیا۔ اور اپنے خیال میں یہ سمجھا کہ اس صلح کو فوراً قبول کر لیا جائیگا لیکن حضرت نے سارا قصہ سن کر کسی قدر تبسم سے فرمایا۔ کیا مخالفت کسی دنیوی جائداد پر ہے؟ اگر دنیوی جائداد پر ہے تو میں بلا کسی شرط کے سب کچھ چھوڑنے کو آمادہ ہوں۔ اور اگر یہ معاملہ دین کا ہے۔ تو میں ایک خواجہ صاحب کیا دس ہزار خواجہ صاحب بلکہ ساری دنیا کی خاطر بھی اس سچائی کو نہیں چھوڑ سکتا۔

حضرت کے جواب میں ایک خارق عادت قوت اور رعب پیدا ہو گیا۔ اور میری آنکھیں کھل گئیں۔ میں نے حقیقت کو سمجھ لیا۔ اور آپ کے ارشاد کی تصدیق کی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ میری ذات کے ساتھ کسی کو کوئی دشمنی ہو۔ تو میں اس سے متاثر نہیں ہوتا۔ اور یاد بھی نہیں رکھتا۔ دین کے معاملہ میں کسی شخص کا حق نہیں کہ کمی بیشی کرے۔ دونوں میں سے ایک حق پر ہے یا میں یا خواجہ صاحب اگر حق خواجہ صاحب کے ساتھ ہے تو مجھے فوراً قبول کر لینا چاہیئے۔ اور اگر میں حق پر ہوں۔ اور مجھے کامل یقین ہے۔ کہ میں حق پر ہوں۔ تو پھر میں اس کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔ خواجہ صاحب کو آپ یقین دلائیں۔ کہ جہاں تک ان کی ذات کا تعلق ہے۔ مجھے ان سے کوئی اختلاف اور نفرت نہیں۔ ان کی ذات کے لئے میں اپنے ہر ذاتی مفاد اور آرام کو قربان کر سکتا ہوں۔ لیکن دین کے معاملہ میں حق کو کسی چیز پر قربان نہیں کر سکتا۔

یہ سنکر میں ایک نیا اور لذیذ ایمان لے کر واپس ہوا۔ خواجہ صاحب اور مولوی سید محمد احسن صاحب منتظر تھے۔ میں دروازہ سے السلام علیکم کہکر داخل ہوا۔ تو مولوی صاحب نے فرمایا کہو دوست بامراد واپس آئے۔ میں نے کہا میں تو بامراد ہی واپس آیا ہوں۔ آپ لوگوں کے متعلق نہیں کہہ سکتا آپ کیا سمجھیں گے۔ خواجہ صاحب میرے جواب پر کچھ کھٹکے۔ میں نے واقعہ بیان کیا۔ تو خواجہ صاحب مرحوم کا چہرہ مرجھا گیا۔ مگر مولوی سید محمد احسن صاحب نے کہا۔ کہ خواجہ صاحب میں نے اسی لئے جانے سے انکار کیا تھا۔ صاحبزادہ صاحب نہائت ذہین اور فہیم ہیں۔ ہمارے وہم میں بھی وہ بات نہیں آتی۔ جو ان کے مونہہ سے نکلتی ہے۔ اور بڑے زور اور جوش سے فرمایا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا دیا ہوا علم اور عقل ہے۔ کیا نکتہ معرفت فرمایا۔ سبحان اللہ بے شک یہ دنیا کا معاملہ نہیں ہے۔ دونوں میں سے ایک حق پر ہے اور صلح یہی ہے کہ جو حق ہے اسکو قبول کر لیا جائے۔

غرض یہ واقعہ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس خطبہ نکاح میں فرمایا۔ بالکل درست ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ جناب مولوی محمد علی صاحب بھی اس سے ناواقف نہیں ہوں گے۔ یہ ایک شہادت تھی جو میرے پاس تھی۔ خدا کا شکر ہے میں نے اس کو ادا کر دیا۔

خاکسار۔ عرفانی طالب دعا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمین کو عمدہ بنانے کا طریق

زراعت کے متعلق دو دوستوں کی طرف سے خطوط آئے ہیں۔ ایک دوست نے لکھا ہے۔ کہ انکی زمین، ایک شہر سے دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ لیکن زمین ناقص اور ریتلی ہے ان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ ریتلی زمین کو درست کرنے کے لئے معمولی کھاد کے علاوہ چونا کا استعمال ضروری ہے۔ اس قسم کے چونا کو سفیدی اور قلعی بھی کہتے ہیں۔ اور بازار سے اس قسم کے چونے یا قلعی کے ڈھیلے ۱۲ ار فی من سے لے کر ایک روپیہ تک مل جاتے ہیں۔ اور اس قسم کا چونا ایک وقت میں ایک گھماؤں کے لئے چار من کافی ہوتا ہے، حسب ضرورت چونا لے کر زمین میں گڑھا کھود کر ڈھیلوں کو اس میں ڈال دینا چاہیئے۔ اس کے بعد اس گڑھے میں اس قدر پانی چھوڑ دینا چاہیئے۔ جس سے ڈھیلے اچھی طرح تر ہو جائیں۔ اس عمل سے ڈھیلے خود بخود ٹوٹ کر باریک پاؤڈر کی شکل اختیار کر لیں گے۔ جب چونا بالکل ٹھنڈا ہو جائے۔ اور باریک آٹے کی طرح ہو جائے تو اس میں سہ گنا مٹی یا کھاد ملا کر بیج کی طرح زمین میں پھیلا دینا چاہیئے۔

اس سے ریتلی زمین پیوستگی اختیار کرے گی۔ اور مضبوط ہو جائے گی۔ اور اگر زمین کی ترکیب حد سے زیادہ سخت ہے۔ اور سختی کی وجہ سے فصل کے لئے موزون نہیں ہے۔ تو اس عمل سے نرم ہو جائے گی۔ چونا ترشی اور کڑواہٹ کو بھی دور کرتا ہے۔ اس لئے کلری زمین کے لئے بھی مفید ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر سال میں ایک دفعہ سبز کھاد کا عمل کر دیا جائے۔ تو تین سال کے اندر اندر بحیثیت مجموعی زمین کی ساخت اور ترکیب نہائت اعلےٰ ہو جائے گی۔ اور ساتھ ساتھ فصل بھی اگائی جا سکتی ہے۔ سبز کھاد کا عمل زیادہ سے زیادہ سال بھر میں دو ماہ لیتا ہے۔ اس لئے بغیر فصل کا وقت ضائع کرنے کے سبز کھاد کا عمل کیا جا سکتا ہے۔ چونا زمین میں پیوستگی پیدا کرے گا۔ اور سبز چارہ طاقت نرمیں مدد دے گا۔ اس طرح ریتلی اور ردی زمین ساتھ ساتھ فصل بھی دیتی رہے گی۔ اور سالانہ ترقی بھی کرتی جائے گی۔ شہر کے قرب کی وجہ سے سبز چارہ۔ گنا اور سبزی ترکاری مفید ہو سکتی ہے۔ اگر زمیندار ارائیں ہے تو سبزی ترکاری کرے۔ اور اگر جاٹ ہے تو چارہ زیادہ مفید رہے گا۔

شہر کے نزدیک تیسرا کام دودھ دہی وغیرہ کا مہیا کرنا ہے۔ اعلےٰ قسم کی گائیں اور بھینسیں رکھی جائیں۔ اور ان کا دودھ فروخت کر کے گذارہ کی صورت نکالی جائے۔ معمولی فصلوں کی نسبت دودھ دہی وغیرہ کی فروخت کرنا بہت زیادہ مفید ہے۔

فتح محمد سیال

15

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روما اٹلی میں ایک احمدی مجاہد کی تبلیغی جدّ و جہد

خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی اصحاب نے اسلام قبول کیا اور جماعت احمدیہ قائم ہو گئی

روما ۱۴ مارچ۔ (بذریعہ ہوائی ڈاک) اپنی سابقہ رپورٹ میں میں نے دو ہندوستانیوں سے ملاقات کا ذکر کیا تھا۔ چنانچہ یہ دونوں میرے مکان پر تشریف لائے اور تین گھنٹے ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ لالہ جوالا پرشاد صاحب جین نے کئی ایک سوال مجھ سے کئے۔ جن کے جواب پا کر انہوں نے میری سپین میں تبلیغی مساعی اور کامیابی کی تعریف کی۔ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات ایک انگریزی ٹریکٹ کی صورت میں پیش کئے۔ لالہ صاحب نے ہندوستان واپس جا کر سلسلہ کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنے کا وعدہ کیا۔ تعلیم احمدیت کا ان پر گہرا اثر ہوا۔

ایک دن میں شہر میں گیا۔ تو ایک ہنگرین سیاح میری سبز پگڑی دیکھ کر مسکراتا ہوا مجھ سے مخاطب ہوا۔ اور مجاہدین ہنگری دیو گوسلاویا کی پگڑیوں کا حوالہ دیکر مجھ سے دریافت کیا۔ کہ آپ بھی مسلم مشنری ہیں۔ میں نے اُسے بتایا۔ کہ ہاں میں بھی جماعت احمدیہ قادیان کا نمائندہ ہوں۔ اور قریباً ایک گھنٹہ میں نے اسے تبلیغ کی۔ دوسرے دن میں سیر سے واپس آ رہا تھا۔ کہ عورتوں کے ایک مجمع نے مجھے ٹھہرا لیا۔ اور اسلام کے متعلق کئی ایک سوالات کئے۔ جن کے تسلی بخش جواب پا کر وہ از حد خوش ہوئیں اٹالین زبان سیکھنے کیلئے چند کتابیں خریدنی مطلوب تھیں۔ میں نے ایک انگریزی اور عربی دان کی دوکان پر پہنچکر وہاں سے چند ایک کتابیں خریدیں۔ دوکاندار نے کئی ایک سوالات اسلام کے متعلق کئے اور میں نے احمدیت کی روشنی میں جواب دئے اس کی بیوی۔ بھائی اور بعض اور رشتہ دار پوری توجہ سے میری گفتگو سنتے رہے۔ اور اسلامی عقائد کی بہت تعریف کی۔ اس دکاندار کا نام جاک راک ہے۔

ایک پارک میں معززین کو تبلیغ

ایک پارک میں اکثر تبلیغ کے مواقع میسر آ جاتے ہیں۔ اس پارک میں عام طور پر بڑے بڑے آدمی اور شرفاء جمع ہوتے ہیں۔ یہاں ایک اٹالین معمر انگریزی دان مسٹر Attima سے واقفیت پیدا ہوئی۔ اسے پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ اور چند ایک ٹریکٹ برائے مطالعہ دئے۔ اس کے ذریعہ طرابلس کے ایک مسلمان علی محمد نامی سے ملاقات ہوئی۔ اور اسے احمدیت کی ترقی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق حالات سنائے۔ اسی پارک میں وزیر امیر ڈیپارٹمنٹ کے جنرل سکرٹری مسٹر Dr Hilano منھمنگ سے ملاقات ہوئی۔ یہ نہایت شریف الطبع نوجوان ہے۔ انگریزی جانتا ہے۔ اس نے قریباً ۲ گھنٹے نہایت توجہ شوق اور غور سے میری گفتگو سنی میں نے اسے احمدیت کی روشنی میں بتایا کہ موجودہ زمانہ میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو انسان کی ہر لحاظ سے حقیقی راہ نمائی کرتا اور منزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔ ایک اور نوجوان جو وزیر فنانس ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری ہے۔ ملا۔ چونکہ وہ انگریزی زبان نہ جانتا تھا۔ اس سے گفتگو اٹالین زبان میں شروع ہوئی۔ اس نے تفصیلاً اسلام اور عیسائیت کے اختلافی مسائل کو سمجھنے کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ قریباً اڑھائی گھنٹے میں نے ایک ایک مسئلہ کو لے کر اسے عیسائیت کے نقطۂ نظر اور اسلامی عقائد کے پیش نظر سمجھایا۔ تو اس نے اسلام کے عقائد کی تصدیق کی۔ اور وقتاً فوقتاً مجھ سے ملاقات کر کے مزید واقفیت حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اور مزید برآں میری ہر ممکن امداد کرنے کا مجھے یقین دلایا۔ اسی پارک میں دو اور معزز معمر اٹالین باشندوں کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا گیا۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ میرے آبا و اجداد چونکہ سپین کے باشندے اور مسلمان تھے۔ اس لئے مجھے اسلام سے دلی انس ہے۔ امید ہے کہ آپ کے ذریعہ میں اس نعمت سے مالا مال ہو جاؤں گا۔

ٹریپولی کے تین اور طرابلس کے چار مسلمان سپاہیوں نے اہلاً وسہلاً و مرحبا کہتے ہوئے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور میری روما میں تبلیغ اسلام کی غرض سے آمد کا سن کر ان کے قلوب میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ مؤخر الذکر چار سپاہیوں نے مجھے دعوت قہوہ دی۔ اور ایک قہوہ خانہ میں جا کر قہوہ پیا۔ چونکہ یہ سب اپنی ڈیوٹی پر جا رہے تھے۔ اس لئے زیادہ دیر گفتگو کا موقعہ نہ ملا۔

قبول احمدیت

ایک دن ایک یہودی تاجر سے گفتگو شروع ہو گئی۔ قریباً ۵۰ آدمی جمع ہو گئے۔ میں نے موقعہ کو غنیمت جان کر اٹالین زبان میں سب کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا۔ اس مجمع میں سے ایک انگریزی دان نوجوان جو کچھ مدت امریکہ میں رہ چکا ہے میری باتوں سے متاثر ہو کر آگے بڑھا۔ اور مجھ سے میرا ایڈریس طلب کیا۔ میں نے اسے ایڈریس دیا۔ کئی بار یہ نوجوان میرے پاس آیا۔ اور میں اسے تبلیغ کرتا رہا۔ الحمد للہ کہ اس نے ۱۲ فروری کو اسلام قبول کر کے بیعت نامہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بھیجدیا۔ اس کا نام "احمد کاربون" رکھا گیا۔ یہ اس وقت تک سورہ فاتحہ یاد کر چکا ہے۔ اور میرے پاس آ کر نماز پڑھتا اور باقاعدہ واقفیت حاصل کرتا رہتا ہے اس کے دو دن بعد ایک ہندوستانی عیسائی جو زیر تبلیغ تھا۔ اسلام قبول کر کے داخل سلسلہ ہوا۔ اس کا نام محمد جان رکھا گیا اللھم زد فزد یہ کئی ایک زبانیں جانتا ہے نماز اس نے یاد کر لی ہے۔

پاپائے روم کے شاگردوں کو تبلیغ اسلام

اس کے ہمراہ شہر ویٹیکن جو پاپائے روم کی جائے رہائش ہے۔ دیکھنے گیا۔ میرے ہندوستانی لباس کو دیکھکر شہر کا پورٹر کچھ گھبرایا۔ لیکن آخر اس نے اجازت دیدی۔ وہاں پاپائے روم کے زیر تعلیم ایبے سینا کے مشنری طالبعلموں سے ملاقات ہوئی۔ ان کے کئی سوالات کا جواب مسٹر محمد جان نے دیا۔ اور بعدہٗ میں نے ان سے گفتگو کی۔ دو معزز سیاحوں نے میری ان طالبعلموں سے گفتگو کے وقت ہمارا فوٹو لیا۔ واپسی پر وزیر پبلک ورکس کے ایک سیکرٹری سے قریباً دو گھنٹے گفتگو ہوئی۔ اس کا نام Falabala. G. Batista ہے یہ اٹالین شمالی افریقہ میں کچھ عرصہ رہ چکا ہے۔ اور اسلام سے کچھ واقفیت رکھتا تھا۔ مگر اسلامی اصول کی فلاسفی سے ناواقف تھا۔ میں نے اسے تبلیغ کی۔

دو اٹالین کمرشل ایجنٹ جو کچھ عرصہ مصر میں رہ چکے تھے۔ ایک دن ملے۔ اور انہوں نے ایک سیرین نوجوان محمد سلیمان کیلانی کا ایڈریس مجھے دیا۔ دوسرے روز وہ نوجوان میری تلاش میں میرے مکان پر آ گیا۔ اور قریباً ۴ گھنٹے اس سے انگریزی میں گفتگو ہوئی۔ اسے کافی لٹریچر برائے مطالعہ دیا گیا

روما میں عید الاضحیٰ

۲۱ فروری کو عید الاضحیٰ روما میں کی گئی برادرم احمد کاربون کے علاوہ میرے مصری دوست محمد شرف الدین صاحب برائے ادائیگی نماز تشریف لے آئے۔ میں نے نماز عید پڑھائی اور بعدہٗ خطبہ پڑھا۔ اور حاضرین کو خدمت اسلام کیلئے تلقین کی۔ اٹلی کی مشہور ترین لائبریری کا ایک نمائندہ ایکدن ملاقات کیلئے آیا جس سے قریباً دو گھنٹے گفتگو اٹالین زبان میں ہوتی رہی۔ اس سے گفتگو کے دوران میں دو ضعیف عورتیں بھی ہماری گفتگو سن رہی تھیں میں نے اسلامی تعلیم میں عورت کی حیثیت وغیرہ مسائل انہیں سمجھائے۔

بیماری اور احباب کی تیمارداری

ماہ فروری کے آخر میں میرے پاؤں پر پھنسی ہو گئی جس سے میں چلنے پھرنے سے مجبور ہو گیا۔ روما کے مشہور ہسپتال میں ایکس رے کا معائنہ کرایا۔ اور ڈاکٹروں نے بتایا کہ خطرے والی بات نہیں معمولی زخم ہے۔ ڈاکٹروں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے مشورہ پر مجبوراً بستر میں وقت گذارنا پڑا۔ برادرم احمد کاربون جو مجسم اخلاص ہے ہر موقعہ میری خدمت کیلئے حاضر رہتے۔ اور برادرم محمد شرف الدین مصری بھی بوقت فرصت آجاتے۔

ایک سیرین نوجوان نے خواب کی بناء پر بیعت کی

ایکدن محمد شرف الدین صاحب ایک سیرین نوجوان کو اپنے ساتھ میری ملاقات کے لئے لائے۔ یہ نوجوان حلب کے ایک بہت بڑے رئیس اور عالم کا بیٹا ہے۔ مجھ سے ملاقات سے قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھ چکا تھا کہ حضور کے ہاتھ پر اس نے بوسہ دیا ہے میں اسے قطعاً نہیں جانتا تھا۔ دوسرے دن وہ اکیلا میرے پاس آیا اور اس نے اپنا خواب سنایا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پرآب ہوگئیں۔ اور اسکی زبان سے یہ الفاظ نکلے۔ کہ یہی وہ انسان ہے جس کے ہاتھ پر میں نے بوسہ دیا۔ اب میں صحیح معنوں میں اس کی جماعت میں داخل ہوتا ہوں۔ چنانچہ اس نے احمدیت قبول کرتے ہوئے بیعت کا خط لکھ دیا ہے۔ اس کا نام محمد مجد الدین العقیلی العمری ہے۔ بیعت کرنے کے بعد روزانہ میرے پاس آتا اور گھنٹوں احمدیت اور اس کی عظیم الشان ترقی کے حالات سنتا رہتا اور مجھے ان الفاظ میں تسلی دیتا ہے کہ پیارے بھائی مت خیال کرو آپ یہاں اکیلے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں بڑھائیگا اور عظیم الشان ترقی دیگا چنانچہ سیریا کے ایک اور نوجوان کو اس نے میری تبلیغ اسلام کی غرض سے روما میں آنے کی خبر پہنچائی اور سلسلہ کے حالات بتائے تو وہ نوجوان میرے مکان پر باوجود امتحان کی تیاری کیلئے سخت مصروفیت کے آیا۔ یہ قرآن کریم کا حافظ ہے۔ قریباً ۵ گھنٹے اس نے مجھ سے تبادلہ خیالات کیا اور بعدہٗ چونکہ قلب سلیم لے کر آیا تھا۔ احمدیت کا مصدق ہوگیا۔ اس کا نام وجیہ احمد الحریری ہے۔ میری صحت اب بفضلہ اچھی ہے خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے مجھے چھوٹی سی جماعت عطا فرمائی ہے۔ اور پاک ارواح کو میری طرف کھینچ ⟵

⟵ کھینچ کر لا رہا ہے۔ عنقریب نصف درجن کے قریب اور داخل سلسلہ ہونے والے ہیں۔ احباب جماعت کامیابیوں اور احمدیت کی عظیم الشان ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: محمد شریف ملک مجاہد اٹلی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مجنون کہنے والا خود مجنون ہے

الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں خاکسار نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے دو سوال کئے تھے۔ جن کا ماحصل یہ تھا۔ کہ (۱) مولوی صاحب جہاں آئے دن دیگر بے سروپا اعتراضات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کرتے رہتے ہیں۔ وہاں اپنی تحریر و تقریر میں یہ بات بھی دہراتے رہتے ہیں۔ کہ (معاذ اللہ) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دماغی کمزوری لاحق تھی۔ اور آپ کو مراق کا مرض تھا۔ میں نے مولوی صاحب سے اس سوال کا جواب دریافت کیا تھا۔ کہ اگر مولوی صاحب اپنی دماغی کیفیت کا ثبوت دیتے ہوئے۔ اور اپنے آپ کو ہمارے آقا سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مجنون کہنے والوں کی فہرست میں داخل کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کو دماغی خلل کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ تو کیوں وہ آپ کے مشن کی مخالفت میں اتنا زور لگا رہے ہیں۔ اور کیوں اپنے اس کام کو وہ بزعم خود اپنی زندگی کے بڑی کارناموں میں شمار کرتے ہیں۔ غور طلب امر یہ ہے۔ کہ کیا ایک مجنون (نقل کفر کفر نہ باشد) یا مجنون کے متبعین کے دعاوی اور ان کی تعلیم کا رد کرنے والا اور ان سے مقابلہ کرنے والا اپنے اس مجنونانہ اور احمقانہ کام کو فتح کے لفظ سے تعبیر کرسکتا ہے۔ ایک شخص جو پاگل ہو۔ کیا کوئی صحیح الدماغ اس سے مقابلہ کرنا گوارا کرے گا۔ اور اگر کرے گا۔ ایسا انسان خود پاگل شمار ہوگا؟ اگر ہوگا اور ضرور ہوگا تو دلیل خطابی کے رنگ میں میں مولوی صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ کیوں ہم ان کو پاگلوں مجنونوں اور احمقوں کے زمرے میں انہیں کے مسلمات کی رو سے شمار نہ کریں۔

دوسرا سوال یہ تھا۔ کہ کیا ایک مجنون و پاگل انسان کو "مدبر" بہت بڑا مدبر" "پالیٹیشن" مذہب اسلام کی خدمت کرنے والا" کے خطابات سے سرفراز کیا جاسکتا ہے۔ اگر مولوی صاحب کے نزدیک ہمارے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نعوذ باللہ مجنون ہیں۔ اور آپ ہمیشہ سے انہیں مجنون تصور کرتے چلے آتے ہیں۔ تو کیوں ان کے متعلق مندرجہ بالا الفاظ استعمال کئے۔ کیا ایک مجنون ان خطابات کا حقدار ہوسکتا ہے۔ اگر نہیں ہوسکتا تو کیوں نہ ہم مولوی صاحب کو مجنون قرار دیں۔

ان ہر دو سوالات کا جواب مولوی صاحب نے کوئی نہ دیا۔ اور دے بھی کیا سکتے تھے۔ لیکن ایک امرتسری کلرک حبیب اللہ نے جو دماغی فتور کے باعث ملازمت سے برطرف ہوچکا ہے۔ بجائے میرے سوالوں پر غور کرنے یا مولوی ثناء اللہ صاحب کو جواب دینے پر آمادہ کرنے کے اخبار اہلحدیث ۲۶ مارچ ۱۹۳۷ء میں پھر وہی پرانے حوالے پیش کرکے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجنون تھے۔ حالانکہ ان حوالوں پر مفصل بحثیں ہوچکی ہیں اور کئی بار ان کے جواب دیئے جاچکے ہیں۔ اب میں پھر مولوی ثناء اللہ صاحب اور انکے حامیوں سے کہتا ہوں کہ میرے ہر دو سوالات کا جنکو میں نے مختصر طور پر پھر دہرا دیا ہے جواب دیں۔ اور خاموشی یا ایسے غیر معقول طور پر جواب دینے سے عقلمندوں اور حق پسند حضرات پر اپنا پاگل پن ظاہر نہ کریں۔ لیکن میں بتائے دیتا ہوں ان ہر دو سوالات کا کوئی معقول جواب نہ دے سکتے ہیں اور نہ دیں گے۔ کیونکہ فی الحقیقت ان کے پاس سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ یا اپنا جھوٹ تسلیم کرلیں یا اپنا پاگل اور مجنون ہونا مان لیں۔

احقر محمد صدیق مولوی فاضل" جامعہ از امرتسر۔

ہندی کو قومی زبان بنانے کیلئے گاندھی جی کی سعی

مدراس ۲۷ مارچ۔ دکشنا بھارت ہندی پرچار سبھا کے چھٹے جلسہ تقسیم اسناد میں جو سبھا کی عمارت واقعہ مسلم پیٹ میں منعقد ہوا۔ گاندھی جی نے جو سبھا کے لائف ممبر ہیں جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے صوبائی زبانوں کی اہمیت پر زور دیا۔ اور کہا کہ اگر صوبے نہ ہوں۔ تو قوم کی کوئی ہستی نہیں اس لئے ہر شخص کا پہلا فرض یہ ہے۔ کہ وہ اپنی مادری زبان پہلے سیکھے جہاں تک ہماری قومی زبان کا تعلق ہے۔ ہندی کی جگہ کوئی دوسری زبان نہیں لے سکتی۔

گاندھی جی نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مادری زبان کے ساتھ ساتھ صرف قومی زبان ہی کا سیکھنا کافی نہیں بلکہ ان زبانوں سے تعلق رکھنے والی دوسری زبانیں بھی سیکھنی چاہئیں آپ نے کہا میری تسلی اسی وقت ہوسکتی ہے۔ کہ تمام لوگ جو میرے اردگرد بیٹھے ہیں۔ روزانہ آدھ گھنٹہ ہندی زبان سیکھنے کیلئے وقف کردیں۔ خواتین بہ حیثیت جماعت ایک جذباتی طبقہ ہیں۔ اور ان کے اندر گہرے مذہبی جذبات موجود ہیں۔ اگر وہ ہندی زبان سیکھ لیں۔ اور عوام سے ملیں جلیں۔ تو بہتر خدمات انجام دے سکتی ہیں۔

ہندوستان میں ہندو مسلم خانہ جنگی کا خطرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ سیاسیات ہند پر لارڈ لوتھین کا تبصرہ

لنڈن۔ ۳۰ر مارچ۔ بین الاقوامی سیاسی صورت حالات پر چند مضامین براڈ کاسٹ کرتے ہوئے آج شام کو لارڈ لوتھین نے جدید گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ جو لوگ ہندوستان کے سیاسی حالات کا مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ ان کے لئے یہ غیر متوقع بات نہیں ہے۔ کہ ہندوستان میں آج کل اس سوال پر بحث ہو رہی ہے۔ کہ آیا کانگرس کو وزارتیں مرتب کرنی چاہئیں۔ یا نہیں

اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے لارڈ لوتھین نے کہا۔ وزارتوں کی قبولیت کے متعلق کانگرس کے دہلی والے فیصلہ کا مقصد یہ نہیں تھا۔ کہ کانگرس نے جدید آئین کی مخالفت ترک کر دی ہے۔ نہ ہی اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔ کہ آج سے ایک یا دو سال بعد جب ہندوستان میں فیڈرل آئین نافذ کیا جائے گا۔ تو اس کے راستہ میں کوئی مشکل پیش نہیں آئیگی برعکس اس کے کانگرس کے دہلی والے ریزدلیوشن سے یہ بات صاف طور پر ظاہر ہو گئی تھی۔ ہندوستانی عوام کی اکثریت کو اس امر کا احساس ہو گیا ہے۔ کہ سول نافرمانی اور قطعی عدم تعاون کی پالیسی پر عمل درآمد کرنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ بلکہ وقت آگیا ہے۔ کہ اگر ہو سکے تو کانگرس کو صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لینے سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔

ذاتی طور پر میں خوش ہوں۔ کہ عام انتخابات میں کانگرس کو شاندار فتح حاصل ہوئی ہے۔ گذشتہ کئی سالوں سے کانگرس کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ وہ ہندوستان کی سب سے بڑی اور منظم ترین سیاسی جماعت ہے۔ کانگرس کی سیاسی زندگی کا مرکزی نکتہ اس بات کا مظہر ہے۔ کہ جن صوبوں میں اسے اکثریت حاصل ہو وہاں یہ حکومت کے نظم ونسق کی ذمہ داری سنبھالنے سے دریغ نہ کرے۔

گذشتہ دو دنوں میں ہندوستان کی صورتِ حالات میں جو مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ ان کی وجہ یہ ہے۔ کہ مختلف صوبوں کی کانگرس پارٹیوں کے لیڈروں نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ریزدلیوشن کو اس طریقہ سے پیش کیا ہے۔ کہ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انہیں اس وقت تک وزارتیں مرتب نہیں کرنی چاہئیں۔ جب تک کہ صوبائی گورنر اس بات کا اقرار نہ کریں۔ کہ وہ اپنے خصوصی اختیارات کو استعمال نہیں کرینگے۔ ظاہر ہے کہ گورنر کانگرس کی یہ شرط ماننے سے قاصر ہیں۔

مجھے امید ہے۔ کہ اس معاملہ پر پھر سے غور کرنے کے بعد کانگرس اپنے لائحہ عمل میں تبدیلی کرے گی۔ کیونکہ گاندھی جی نے مجھے بتایا تھا۔ کہ ہندوستان کی حقیقی ضرورت یہ ہے۔ کہ اسے ہندوستان کے نظم ونسق کی ذمہ داری اٹھانے کیلئے آزادی دیدی جائے۔ میرے خیال میں جدید آئین کے زیر تحت صوبائی اسمبلیوں کی اکثریت پارٹیوں کے لئے یہ بات اب ممکن ہے۔

سیلف گورنمنٹ کی تکمیل کے سلسلہ میں حکومت کی ذمہ داری کو بتدریج منتقل کرنے کا سسٹم بہترین سیاسی طریقہ ہے۔ جہاں جہاں اس پر عمل درآمد کیا گیا۔ آخر کار اس نے نہایت سرعت سے مکمل ذمہ دار سیلف گورنمنٹ کی صورت اختیار کر لی۔ موجودہ حالات میں کانگرس کے لئے بہترین آئینی طریقہ یہ ہے۔ کہ جن صوبوں میں اسے اکثریت حاصل ہے۔ وزارتیں مرتب کرے۔ اور اپنے تعمیری پروگرام کو چلاتی ہوئی گورنروں کو مشورہ دے۔ اور اپنی پالیسی کے نتائج کی ذمہ داری اپنے سر پر لے۔ اس وقت ہی گورنر اس بات کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ آیا کانگرس اپنی پالیسی کے نتائج کی ذمہ داری اپنے سر پر لیتی ہے۔ یا نہیں اس وقت گورنروں کیلئے یہ مشکل ہوگا۔ کہ وہ اس کے مشورہ کو قبول نہ کریں۔ کیونکہ انہیں اس امر کا احساس ہو جائیگا۔ کہ اگر وہ ایسا نہیں کرینگے۔ تو امن عامہ کے لئے زیادہ خطرناک صورتِ حالات پیدا ہو جائے گی۔

عہدوں کو میرے بتائے ہوئے طریقہ پر قبول نہ کرنے کا نتیجہ یہی ہو سکتا ہے۔ کہ کانگرس پھر سے سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دے۔ اس طریقہ پر عمل درآمد کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہندوستان میں ایک بار پھر سیاسی انقلاب پیدا ہو جائے گا۔ اور ملک میں سخت گیرانہ حکومت کا دور دورہ ہوگا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ سول نافرمانی کے شروع ہو جانے پر ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں خانہ جنگی چھڑ جائے کیونکہ مسلم ہندوستان صوبائی خودمختاری کی ذمہ داری کو سر پر لینے کو تیار رہے۔ برعکس اس کے ہندوستان کے ہندوؤں نے ایسا کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے یورپ میں ہمیں انقلابی طریقوں پر عمل درآمد کرنے کا تلخ تجربہ ہے۔ جس کی ہمیں بہت زیادہ قیمت ادا کرنی پڑی۔ اور جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یورپین اقوام کا اتحاد ٹوٹ گیا ہے۔ اور ہم جداگانہ مملکتوں میں منقسم ہو گئے ہیں۔ میرے خیال میں ہندوستان میں اس کے زیادہ تباہ کن اثرات ہونگے۔ جدید گورنمنٹ آف انڈیا کے متعلق ہماری رائے خواہ کچھ بھی ہو۔ اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس کے ذریعہ ہندوستان کے گیارہ صوبوں میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے لئے مشترکہ فیڈریشن میں رہنا مشکل ہو گیا ہے کیونکہ جدید آئین بھی ذمہ دار حکومت کے ان اصولوں پر مبنی ہے۔ جن کا ہم برطانوی سلطنت کے مختلف حصوں میں کامیاب تجربہ کر چکے ہیں۔ میرا یقین ہے کہ جدید گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ذریعہ یہ بات ممکن ہے۔ کہ ہندوستان کانگرس کے اصول کے مطابق غیر انقلابی اور آئینی طریقوں سے مکمل ذمہ دار حکومت حاصل کر سکے ؛

کانگرس کی شرط منظور نہ ہونے پر گاندھی جی کا بیان

ان صوبجات کے گورنروں نے جن میں کانگرس کو اکثریت حاصل ہے۔ کانگرسی لیڈروں کی پیش کردہ شرط کو رد کر کے جو صورت حالات پیدا کر دی ہے۔ اس پر اظہار خیالات کرتے ہوئے گاندھی جی نے لکھا ہے۔

" ایسے ذمہ دار وزراجن کو اپنے فرض کا احساس ہے۔ اپنے روزانہ فرض کی بجاآوری میں مداخلت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اس بنا پر مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ برطانوی حکومت عہد شکنی کی مرتکب ہوئی ہے۔ مجھے اس بات میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔ کہ حکام لوگوں پر اس وقت تک اپنی مرضی کا نفاذ کرتے رہیں گے۔ جب تک موخر الذکر کے اندر کافی طاقت پیدا نہیں ہو جاتی۔ جس سے وہ اس کی مزاحمت کر سکیں۔ لیکن اسے صوبجاتی آزادی کی تکمیل کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ ایسی اکثریت کو ٹھکرا کر جو کہ اس کی اپنی ہی پیدا کردہ مشنیری سے حاصل ہوئی ہے۔ اس نے صاف الفاظ میں اس آزادی کو ختم کر دیا ہے۔ جس کے متعلق اس کا یہ دعوے ہے۔ کہ آئین نے صوبجات کو خود اختیاری حکومت عطا کی ہے۔ اس لئے اب حکومت نہ ہی غیر متنازعہ اکثریت کی ہوگی۔ اور نہ ہی قلم کی بلکہ تلوار کی ہوگی۔ بہر حال یہی واحد تشریح ہے۔ جو کہ میں نیک نیتی سے گورنمنٹ کی موجودہ کارروائی کے متعلق کر سکتا ہوں۔ کیونکہ مجھے اپنے وضع کردہ فارمولا کی دیانتداری پر سو فیصدی اعتماد ہے۔ اگر گورنر اسے منظور کر لیتے تو وہ ایک الجھن کو دور کر سکتے۔ اور اس طرح حکومت نوکر شاہی کی بجائے قدرتی باقاعدہ اور پرامن طریق سے سب سے بڑی اور مکمل جمہوریت کے ہاتھ میں آجاتی"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۷۷۶۵ :- منکہ عزیز احمد ولد مولوی اللہ بخش صاحب مرحوم قوم جٹ لڑکا پیشہ زمیندار عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع سمر اڈا کخانہ لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ فروری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت بہ تفصیل ذیل ہے۔

۶۱ بھیڑیں فی بھیڑ ۹ روپیہ = ۵۴۹/ بکریاں ۸ فی ۶ روپیہ = ۱۰۸/ مادہ گائے معہ بچھڑا ایک = ۵۰/- زیورات چاندی وزنی ۸۰ تولہ = ۴۰/- ۱۵۰/ نقد موجود ہے۔ کل میزان = ۸۹۷/ روپے جس میں سے نصف حصہ کا مالک میرا حقیقی بھائی خلیل احمد ہے۔ اپنے نصف حصہ مبلغ ۴۴۸/۸/- کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ نیز یہ کہ ماسوا جائداد مندرجہ صدر کے جو آمدنی مال مذکور کی خدمت گذاری سے پشم وغیرہ کے ذریعہ ہوگی۔ حصہ جائداد مندرجہ عنوان سے ۱/۱۰ حصہ حوالہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ میری موت کے بعد جو میری جائداد خواہ کسی قسم کی بھی ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوں گی۔ اور اپنی زندگی میں جو کچھ علاوہ حصہ آمد ماہوار کے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے حسب ضابطہ رسید حاصل کروں گا۔ وہ بوقت ادائیگی حصہ جائداد بقیہ سے وضع کر لی جائیگی یہ وصیت میں نے اپنی صحت بدنی اور قائمی ہوش و حواس سے بصد شوق خود کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس عہد پر تاحیات قائم رکھے آمین

العبد :- عزیز احمد موضع سمر اضلع ملتان۔ گواہ شد :- سیکرٹری عبد الخالق سیکرٹری انجمن احمدیہ لودھراں بقلم خود گواہ شد :- محمد سلطان بقلم خود سوداگر چرم لودھراں۔

نمبر ۷۷۷۳ :- منکہ عبد اللہ خان ولد خیر الدین صاحب مرحوم قوم شیردانی مرزا خانی پیشہ ملازمت تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مالیر کوٹلہ ریاست بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔

منقولہ۔ گائے مادہ ایک راس مالیتی مبلغ للعہ قرضہ واجب الوصول مالیتی للعہ کل مال ۸۵ روپے۔ غیر منقولہ۔ دو مکانات واقعہ محلہ مرزا خانی شہر مالیر کوٹلہ بحدود اربعہ ذیل مالیتی اندازاً ۲۵۰۰/- روپیہ۔ مکان نمبر ۱:- شمالاً مکان ولی محمد خانصاحب شرقاً مولوی نواب خانصاحب ثاقب مرحوم غرباً و جنوباً شارع عام۔ مکان نمبر ۲ شرقاً گلی شارع عام غرباً مکان متذکرہ بالا مولوی نواب خان صاحب ثاقب مرحوم شمالاً مکان مقبوضہ محمد نواز خان صاحب جنوباً مکان فضل الرحمن خانصاحب مرزا خانی۔ اراضی زرعی مالیتی للعہ بیگہ واقعہ موضع مانک مزرعہ و شہر مالیر کوٹلہ ریاست مالیر کوٹلہ قیمتی اندازاً تین ہزار روپیہ۔ جائداد غیر منقولہ میں میرا حصہ نصف ہے اور نصف میں میری دو ہمشیرگان حقدار ہیں میرا گذارہ میری غیر منقولہ جائداد کی آمد کے علاوہ میری ملازمت کی آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ للعہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۹ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔

العبد :- عبد اللہ خان مرزا خانی حال محمود آباد فارم ضلع نواب شاہ سندھ گواہ شد :- محمد شریف ولد چوہدری سردار خان محمود آباد فارم گواہ شد :- ڈاکٹر احمد الدین محمود آباد فارم سندھ

نمبر ۷۷۶۳ :- منکہ بشیر احمد حامد ولد حاجی جلال الدین صاحب سلمہٗ قوم جلیانہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر قریباً ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن میانی ضلع شاہپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳ ۱۹۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ میری ملازمت اپریل ۱۹۳۷ء سے دی کیلیفورنیا سٹینڈرڈ آئل کمپنی بحرین ملک عرب میں بمشاہرہ یکصد و پنچاہ (۱۵۰/-) روپیہ مقرر ہوئی ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میں تادم زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد :- بشیر احمد حامد بقلم خود قادیان گواہ شد :- مختار احمد ایاز برادر اکبر موصی حال وارد قادیان گواہ شد :- فخر الدین پنشنر محلہ دار الفضل قادیان۔

نمبر ۷۶۹۲ :- منکہ محمد اکبر ولد ملک رسول بخش صاحب قوم جٹ جویہ پیشہ ملازمت عمر قریباً ۲۴ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۲ء ساکن ڈیرہ غازیخاں بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) نقد روپیہ فی الحال ندارد (۲) جائداد سکنی فی الحال ندارد (۳) جائداد غیر منقولہ زرعی حسب ذیل ہے۔ (ا) قریباً ۷½ بیگھہ اراضی مالیتی مبلغ ۷۵۰/- روپیہ واقع چاہ پاہیوالہ (ب) قریباً اڑھائی بیگھہ اراضی مالیتی مبلغ ۲۵۰/- روپیہ واقع چاہ جمالوالہ واقع موضع مورٹہ کوٹ ہیبت تحصیل و ضلع ڈیرہ غازیخاں (۴) میرا گذارہ علاوہ پیداوار جائداد مذکورہ میری تنخواہ ماہوار پر ہے جو کہ اس وقت للعہ روپیہ ہے میں برضا و رغبت بلاجبر کسی کے اپنی جائداد و آمد تنخواہ مذکورہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد از قسم نقدی و مکان سکنی و اراضی زرعی میری مملوکہ و مقبوضہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی متقرر وصیت بحق صدر انجمن مذکور کرتا ہوں۔ اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ ۱/۱۰ حصہ اپنی آمد تنخواہ کا ماہوار اور پیداوار کا فصل وار صدر انجمن مذکور کو بلا ناغہ ادا کرتا رہوں گا۔ تحریر ہذا بطور سند لکھ دیتا ہوں۔

نوٹ :- جس قدر زر وصیت اپنی زندگی میں متقرر صدر انجمن کو ادا کر دیگا وہ زر وصیت میں مجرا تصور ہوگی

المرقوم۔ فقط ۳/۲۴ تحریر کردہ بمقام قادیان

العبد :- محمد اکبر کلرک گذر برانچ چیف اکاؤنٹس آفس این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور بقلم خود حال وارد قادیان

گواہ شد :- حسن خان حجانہ ساکن ڈھورہ مجانہ تحصیل جام پور ضلع ڈیرہ غازیخاں حال وارد قادیان

گواہ شد :- ملک عزیز محمد ولد ملک احمد یار وکیل ڈیرہ غازی خان حال وارد قادیان

نمبر ۷۷۶۴ :- منکہ عبد الرحیم ولد مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم قوم جیدران پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

تفصیل جائداد

۱ - مکان پختہ واقعہ دار الفضل قادیان قیمتی مبلغ آٹھ صد روپیہ

۲ - مکان خام رہائشی واقعہ تلونڈی جھنگلاں قیمتی مبلغ دو صد روپیہ

ان ہر دو مکانوں میں شرعی طور پر میں پانچویں حصہ کا حقدار ہوں اور اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری اور بھی پیدا کردہ جائداد ثابت ہو۔ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اوسطاً پندرہ روپے ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ حسب ماہوار آمد ادا کرتا رہونگا

العبد:- عبدالرحیم پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ تلونڈی جھنگلاں

گواہ شد:- سکندر علی سابق مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ حال پنشنر ساکن بھینی بانگر بقلم خود گواہ شد:- سید احمد علی سبزواری مولوی فاضل قادیان

نمبر ۶۱۷۲:- منکہ سعید احمد ولد مہر دین قوم راجپوت پیشہ حرفت عمر تیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲-۲-۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ بلکہ کمبل بافی کے کارخانہ میں کام کرتا ہوں جس سے مجھ کو ۳۰ روپے اوسطاً ماہوار آمد ہوتی ہے میں وصیت کرتا ہوں کہ میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہونگا۔ نیز اگر میری کوئی جائداد بن گئی۔ تو بعد از وفات اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن قادیان ہوگی۔ اور اگر اس حصہ جائداد کے حساب میں کوئی رقم اپنی زندگی میں جمع کرا دوں۔ تو وہ اس دسویں حصہ میں مجرا کر دی جائے گی۔

العبد:- سعید احمد بقلم خود

گواہ شد:- خیرالدین بقلم خود امام مسجد احمدیہ محلہ ناصر آباد۔ گواہ شد:- عطاء الرحمٰن پریذیڈنٹ محلہ ناصر آباد قادیان۔

الخطبہ

دوشیزہ بعمر ۱۴/۱۵ سالہ انگریزی مڈل پاس مقبول صورت پاکیزہ سیرت امور خانہ داری۔ اور تعلیم احمدیت سے واقف۔ خواہش مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں

نوٹ) لڑکا ککے زئی خاندان سے ہو

رسید) بہادل شاہ نائب مہتمم تبلیغ چوک چڑا۔ کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

ضرورت رشتہ

ایک معزز تعلیم یافتہ اور کنواری لڑکی کے لئے جس کی عمر ۲۰ سال ہے کنوارا رشتہ درکار ہے۔ لڑکا برسر روزگار تعلیم یافتہ اور پیدائشی احمدی ہو۔ کشمیری رشتہ کو ترجیح دی جائے گی۔ خط وکتابت بنام۔م معرفت محمد یعقوب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ہو

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

یہ مرد وعورت کے لئے تریاقی نہایت مفرح فرحت بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے آج ہی استعمال کر کے دیکھئے۔ اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے یہ اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً۔ سونا۔ عنبر موتی۔ کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان۔ کہربا زعفران۔ ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے روساء امراء ومعززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف وتوصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل وعیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اسکے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اسکے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ **پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (صہ)** میں ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

اندرون قادیان۔ قابل فروخت مکان

۱- ایک خام مکان

مسجد مبارک سے دو تین منٹ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مکانیت۔ ایک دالان قریباً ۱۰×۲۵ فٹ ایک بیٹھک باورچی خانہ

۲- ایک پختہ مکان

جو تین الگ الگ مکانوں کا مجموعہ ہے۔ دو نیچے اور ایک اوپر چوبارہ۔ نلکا تینوں مکانوں کا ہے۔ اندرون قصبہ بطرف شرق واقعہ ہے تفصیل قیمت کے لئے پتہ ذیل سے طے کریں۔

پ معرفت مینیجر الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیطان کی سوانح عمری

آپ جانتے ہیں کہ شیطان کے مفصل حالات کیا ہیں۔ یقیناً نہیں جانتے۔ اگر آپ مشہور کتاب شیطان کی سوانح عمری پڑھیں۔ تو حیرت ہوگی۔ کہ شیطان در حقیقت ہے کیا بلا۔ دنیا کی پیدائش سے ڈیڑھ لاکھ سال پہلے کے واقعات سے لے کر ۱۹۳۶ء تک کی ابلیس کی مکمل زندگی اگر معلوم کرنی ہو۔ تو یہ کتاب پڑھئے۔ سجدہ کا انکار تو معمولی بات تھی۔ آپ کو اس کتاب میں ابلیس مردود کے متعلق وہ حیرت انگیز باتیں معلوم ہوں گی۔ کہ آپ حیرت میں رہ جائیں گے۔ شیطان کون ہے۔ کیا ہے اور اس کے خاندان کے مکمل حالات معہ والدین کے نام اور ان کی سرگزشت۔ آسمان پر شیطان کب گیا۔ کب تک رہا۔ کیا کام کیا۔ پھر دنیا میں آنیکے بعد کتنے کارنامے سرانجام دیئے۔ اسکے علاوہ شیطان کی اولاد اور اس کے نام معہ ان کی مکمل زندگی یہ سب باتیں کتاب شیطان کی سوانح عمری میں پڑھیئے۔ حضرت آدم علیہ السلام و حوا علیہا السلام اور مور سانپ انجیر وغیرہ کے جنت سے نکالے جانے کی پوری تفصیل معہ ثبوت کے اس کتاب میں ملے گی۔ جسے ملک کے مشہور ادیب حضرت مولانا ظفر نیازی صاحب نے بڑی محنت اور تلاش سے لکھا ہے۔ معہ حوالجات قرآن واحادیث ڈیڑھ سو سے زیادہ صفحات کی کتاب نہایت روشن لکھائی چھپائی اور قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ اس پر ۵ محصول پارسل لگتا ہے۔ آج ہی دفتر کامیاب بکڈپو ۱۲/۳۳ دہلی کو خط لکھ کر یہ کتاب منگا لیجئے۔ اور دیکھئے کہ ایک روپیہ میں کتنی زبردست اور تاریخی کتاب آپ کو ملتی ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۳۰ مارچ - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دیوان رام لال موجودہ گورنمنٹ ایڈووکیٹ کو نئے آئین کے ماتحت پنجاب کا ایڈووکیٹ جنرل مقرر کیا گیا ہے۔

کوئٹہ ۳۰ مارچ - ایک اطلاع مظہر ہے کہ آج شام کوئٹہ کے اسلحہ خانہ میں خوفناک آتشزدگی کی واردات ہوگئی ایک بہت بڑی بارک میں آگ لگی ہوئی ہے۔ شام کے ساڑھے سات بجے تک آگ بجھانے والے انجن آگ کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ آتشزدگی کی اصل وجہ ابھی معلوم نہیں ہو سکی۔

نئی دہلی ۳۰ مارچ - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ۲۹ مارچ کو سرحد میں برطانی فوج کا قبائل سے شدید تصادم ہوگیا۔ سرکاری فوج نے جس کی امداد کے لئے توپ خانہ اور طیارے بھی آ گئے تھے۔ قبائلی لشکر کو مصروف پیکار رکھا۔ شام کے وقت فوج واپس آ گئی۔ دشمن کے لشکر کے ہلاک شدگان کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ سرحدی قبائل کے بہت سے آدمی ہلاک و مجروح ہوئے ہیں۔ سرکاری فوج کے بھی ۲۳ افراد سپاہی ہلاک ہوئے ہیں۔

پشاور ۳۰ مارچ - صوبہ سرحد میں سر عبدالقیوم کی وزارت مکمل ہو گئی ہے۔ چنانچہ حکومت نے وزراء کے نام بھی شائع کر دیئے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔ نواب سر عبدالقیوم (۲) رائے بہادر مہر چند کھنہ (۳) خان بہادر سعد اللہ خان

لاہور ۳۰ مارچ - مسٹر عبداللہ یوسف علی پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کے مستعفی ہونے پر ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین جنرل سکرٹری انجمن حمایت اسلام پرنسپل شپ کے امیدوار ہیں۔

لاہور ۳۰ مارچ - آج پنجاب یونیورسٹی کی سینیٹ کا اجلاس مسٹر ڈارلنگ وائس چانسلر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ یونیورسٹی سنڈیکیٹ کی طرف سے تجویز پیش کی گئی تھی۔ کہ وائس چانسلر تنخواہ دار مقرر کیا جائے۔ رائے شماری پر صرف ایک رائے کی کثرت سے تحریک منظور ہو گئی۔ اس کے بعد فیصلہ کیا گیا۔ کہ وائس چانسلر کی تنخواہ الاؤنس سمیت تین ہزار روپیہ ماہوار ہو۔ اور اس کا تقرر پانچ سال کے لئے ہو۔

ماسکو ۳۰ مارچ - روس کا فوجی بجٹ ۲۰ ارب ۱۰ کروڑ ۲۰ لاکھ روبل ہے۔ وزیر خارجہ نے ایک اعلان میں کہا۔ کہ فسطائیت کے مقابلہ کے لئے ابھی اس قدر رقم مطلوب ہے۔

پیرس ۳۰ مارچ - ایک تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ فرانس نے حربی استحکامات کے لئے ۱۹ ارب فرانک منظور کئے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں جرمنی نے حربی استحکامات کے لئے ۱۲ ارب ۶۰ کروڑ مارکس منظور کئے ہیں۔

ہاربن ۳۰ مارچ - چین کے ایک مشہور اشتراکی لیڈر کی قیادت میں ڈیڑھ لاکھ چینی اشتراکیوں نے علم بغاوت بلند کر دیا ہے۔ حکومت مانچکو نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ کہ اس بغاوت کی ذمہ داری مرکزی حکومت پر عاید ہوتی ہے۔ جو عوام کی رائے کو ٹھکرا کر جاپان کی فسطائی حکومت سے روابط قائم رکھنے پر تلی ہوئی ہے۔ حکومت کی وفادار فوجیں اس وقت تک بغاوت کو دبانے میں ناکام رہی ہیں۔

برلن ۳۰ مارچ - حکومت جرمنی نے ایک کلیسائی سکول بند کر دیا ہے۔ اور ۲۵ پادریوں کو نازی تحریک کے خلاف تقریریں کرنے اور بغاوت پھیلانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

وائنا ۳۰ مارچ - وائنا پولیس نے ۴۰۰ نازیوں کو شورش پھیلانے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ وزیر خارجہ جرمنی نے حکومت سے ان لوگوں کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔

نیویارک ۳۰ مارچ - ۲۵ مشہور میں کارخانہ موٹر سازی کے ایک لاکھ ۲۵ ہزار ۶ سو ۳۱ مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ جنرل موٹر کارپوریشن اور مزدوروں کی مجلس کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ دیگر کارخانوں کے مزدور بھی ہڑتالی مزدوروں سے ہمدردی کے طور پر ہڑتال کرنے والے ہیں۔

رنگون ۳۰ مارچ - اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ برما میں ایک گاؤں ین ہینگ میں آگ لگنے سے ۵۸ مکانات جل کر راکھ ہو گئے ہیں جس کے نتیجہ میں ۲۰۰ اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔

نیویارک ۳۰ مارچ - ریاستہائے متحدہ امریکہ کے جنوب مغربی حصہ میں قیامت خیز سیلاب کے نتیجہ میں ایک لاکھ ۵۰ ہزار نفوس بے خانماں ہو گئے ہیں۔ ۴۰ آدمی سیلاب کی نذر ہو گئے۔ اور ۵ کروڑ پونڈ کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

نئی دہلی ۳۰ مارچ - آج کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس نے ۲۷ اور پانچ آراء کے تناسب سے فنانس بل پر غور کرنے کی تحریک منظور کر لی۔

پشاور ۳۰ مارچ - میجر جانسن کو جنہیں حال میں ریذیڈنٹ کے ماتحت خاص فرائض تفویض کئے گئے تھے وزیرستان کا ریذیڈنٹ مقرر کر دیا گیا ہے۔

قلات ۳۰ مارچ - اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کپتان محمد خورشید وزیر اعظم ریاست قلات مستعفی ہو گئے ہیں۔ سٹیٹ نیشنل پارٹی نے خان آف قلات سے درخواست کی ہے کہ اب شخصی وزارت کی بجائے ایک کابینہ کی تشکیل عمل میں لائی جائے۔ جس کے وزیر غیر ملکی نہ ہوں۔

لاہور ۳۰ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ جب تک پنجاب اسمبلی کی طرف سے وزراء کی تنخواہوں کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوگا۔ جدید آئین کے ماتحت یکم اپریل سے وزراء کی تنخواہیں عارضی طور پر ۴۰ ہزار روپیہ سالانہ مقرر کی جائیں گی وزیر اعظم کو دس ہزار روپیہ سالانہ زائد ملے گا۔ وزراء کی عارضی تنخواہوں کی شرح قریباً ایک ہفتہ تک جاری رہے گی۔ کیونکہ تنخواہوں سے متعلق مسودہ قانون ۸ اپریل کو پنجاب اسمبلی میں پیش ہوگا۔

کراچی ۳۰ مارچ - معلوم ہوا ہے سندھ اسمبلی کے اجلاس میں وزارت کی مخالف پارٹی تحریک پیش کرے گی۔ کہ وزیروں کی تنخواہ ۲ ہزار روپیہ ماہوار کی بجائے زیادہ سے زیادہ ۵ سو روپیہ ماہوار ہو۔

پانی پت ۳۰ مارچ - پانی پت کے دردناک حادثہ میں ۷ مسلمان جان بحق ہوئے۔ اور ۱۸ زخمی ہسپتال میں داخل کئے گئے ہیں۔ ایک صد کے قریب پرائیویٹ ڈاکٹروں کے زیر علاج ہیں بازاروں میں ہڑتال جاری ہے پولیس کے پہرے بدستور قائم ہیں۔ انبالہ دہلی اور لدھیانہ سے پولیس کی کمک پہنچ گئی ہے۔ دو ایڈیشنل مجسٹریٹ تحقیقات کے لئے متعین کر دیئے گئے ہیں کرفیو آرڈر کا نفاذ بدستور جاری ہے۔

امرتسر ۳۰ مارچ - گیہوں حاضر ۳ روپے ۱۱ آنے سے ۳ روپے ۱۲ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے ۱ آنے کھانڈ دیسی ۷ روپے ۵ آنے سے ۷ روپے ۱۲ آنے تک۔ سونا ۳۶ روپے ۳ آنہ اور چاندی ۵۳ روپے بھر ہے

بمبئی ۳۰ مارچ - مسٹر کے۔ وی۔ ریڈی نے آج گورنر سے ملاقات کرنے کے بعد اخبارات کے نام اپنی وزارت کے متعلق اعلان کر دیا ہے۔ وزارت چھ ارکان پر مشتمل ہوگی۔ جس میں صرف ایک مسلمان لیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۳۰ مارچ - سید مرتضیٰ بہادر ایم ایل اے نے اسمبلی میں تحریک التوا